فضائل فاطمہ زہرا (س)
بعض کتب صحاح کے حوالے سے

ڈاکٹر سید شہوار حسین نقوی

برادرانِ اہل سنت کے یہاں قرآن مجید کے بعد جو کتابیں اپنی مشمولات کے اعتبار سے معتبر و مستند مانی گئی ہیں، انھیں صحاح ستہ کہا جاتا ہے یعنی صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن ابن داؤد، سنن نسائی۔ جن کی روایت کو صحیح ماننے کے ساتھ ساتھ انہیں حجت بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان کتابوں میں فقہی احادیث کے علاوہ شخصیات پر بھی بھرپور روشنی ڈالی گئی ہے۔ مثلاً باب نبوت میں انبیاء علیہم السلام کے فضائل و مناقب، باب اہلبیت میں اہلبیت رسولؐ سے متعلق، باب ازواج رسول میں، ازواج رسولؐ سے متعلق، باب صحابہ میں اصحاب سے متعلق احادیث کا ذکر تفصیل سے موجود ہے۔ انھیں ابواب میں ایک باب، "بابِ فضائل فاطمۃالزہرا (س)" ہے۔

جس میں رسول اکرمؐ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ان احادیث کو بیان کیا گیا ہے جو آپ نے اپنی پارۂ جگر حضرت فاطمہ زہرا (س) کی عظمت و منزلت کے سلسلے میں بیان فرمائی ہیں۔ مضمون کی طوالت کے خوف سے ہم صحاح ستہ میں سے صرف تین کتب صحیح بخاری، صحیح مسلم اور صحیح ترمذی کی ان احادیث کو ذکر کر رہے ہیں جو مناقب حضرت فاطمہ زہراؑ پر مشتمل ہیں:

صحیح بخاری

حضرت فاطمۃالزہراؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں:-امام بخاری فاطمہ زہراؑ کی سرداری کے سلسلے میں **حدیث رسولؐ نقل فرماتے ہیں:** قَالَ النّبیُ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم "فاطمۃُ سیدۃُ نِّساۤءِ اَھْلِ الْجَنّۃِ "[۱]۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "فاطمہ بہشتی عورتوں کی سردار ہیں۔"

حضرت فاطمہؑ زہرا جزو رسالت ہیں: یہ حقیقت ہے کہ فاطمہؑ زہرا کا غصہ رسول اکرمؐ کا غصہ ہے اس سلسلے

میں امام بخاری نے حدیث نقل کی:

"حَدَّثَنَا اَبُو الولیدِ ابنُ عَیْنَیة عَنْ عَمرو بن دِینَار عَنْ اَبی مَلِیکَةٍ عَنَ الْمَسُورِ بنِ مخرمة اَنّ رَسولَ اللہ صلی اللہ علیه و سلم قَالَ فاطمةٌ بُضعَةٌ منی فَمَنْ اَغْضَبَها اَغْضَبَنِی"

حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا" فاطمہ میرا جزء ہے جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا۔ ۲۔

حضرت رسول اکرمؐ کا فاطمہ زہراؑ سے سرگوشی کرنا: حضرت فاطمہ زہراؑ کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضور پاک نے آخری وقت صرف اپنی پارۂ جگر حضرت خاتون جنت سے سرگوشی کی جس سے آپ کو سکون قلب حاصل ہوا۔ امام بخاری نے اس سلسلے میں روایت نقل کی:

حَدَّثَنا یَحْیٰی بنُ قزعة عَن اِبراھیم بِن سَعید عَن اَبِیه عَن عروة عَن عائِشه قَالَتْ دَعا النبیُ صلی اللہ علیه و سلم "فاطمةَ ابنتَه فِی شِکوٰة التِی قُبْضَ فیها فَمَا تَرها بِشَیٔ فبکت ثُم دعاها فازها فضحکت قالت فسالتُها عن ذالک قَالَتْ سَارَنِی النّبی صلی اللہ علیه و سلم اَفَخَبَرَنی انه یُقبَضُ فِي وَجْعِه الذیِ تَوَ فّٰی فیهِ فَبَکَیْتُ ثم سَارَنِی فَاَخْبَرَی انّی اوّلُ اَهلِ بیتِه اَتّبعُهٗ فَضَحِکتُ"۳۔

حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے مرض موت میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ (س) کو بلایا پھر چپکے سے ان سے کچھ فرمایا وہ رونے لگیں پھر انکو بلایا اور کچھ کہا وہ ہنس دیں حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا، انھوں نے کہا پہلے تو آنحضرتؐ نے یہ فرمایا کہ اس بیماری میں آپ کی وفات ہو جائیگی۔ اس پر میں رونے لگی پھر آپ نے فرمایا کہ اہلبیت میں، میں سب سے پہلے آپ سے ملوں گی اس پر میں ہنس دی۔

تسبیح زہراؑ:۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہراؑ کو کس طرح تسبیح تعلیم فرمائی اس کا ذکر امام بخاری نے اس طرح کیا ہے:

"حضرت علیؑ کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؑ کو چکی پیستے پیستے تکلیف ہوئی ہاتھ میں نشان پڑ گئے انھوں نے شکایت کی۔ اسی زمانے میں آنحضرتؐ کے پاس کچھ قیدی آئے ہوئے تھے۔ حضرت فاطمہ ایک غلام کا مطالبہ کرنے آنحضرتؐ کے پاس گئیں آپ نہیں ملے تو حضرت عائشہ سے کہکر چلی آئیں۔ جب آنحضرت تشریف لائے تو عائشہ نے حضرت فاطمہ (س) کے آنے کا تذکرہ کیا۔ آنحضرتؐ یہ سنکر ہمارے گھر تشریف لائے ہم لیٹ چکے تھے۔ آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے اور فرمایا اس سے بہتر میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں جب تم بستر پر لیٹو تو ۳۴ بار اللہ اکبر اور ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ پڑھو! یہ خادم سے بہتر ہے۔" ۴۔

اسی ذکر کو تسبیح فاطمہ کہا جاتا ہے جسے ہر نمازی نماز کے بعد پڑھکر ثواب جمیل حاصل کرتا ہے۔

وفات رسول اکرمؐ پر فاطمہ زہراؑ کا مرثیہ: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر حضرت صدیقہ

طاہرہ انتہائی غم زدہ تھیں۔ آپ کے اضطراب کا یہ عالم تھا کہ آپ نے ایک دردناک مرثیہ کہا جس کا مفہوم امام بخاری نے پیش کیا ہے:

"حدّثنا سلیمان بن حرب حدثنا حماد عن ثابت عن انس قَالَ لَمّا ثُقلَ النّبیُ صلی اللہ علیہ و سلم جَعَلَ یَتَغَشّاہُ فَقَالَتْ فاطمۃُ علیھا السّلام و اکرباہ فقالَ لَھا لَیسَ علی اَبیکِ کَربٌ بَعدَ الیوم فَلَما ماتَ قَالَت یا اَبَتَاہ اَجابَ رباً دَعَاہُ یا اَبَتَاہ مِن جَنَّۃِ الْفِردَوسِ مٰاواہ یا اَبَتَاہُ اِلیٰ جبرئیل ننعاہ فَلَمّا دُفِنَ قَالَتْ فاطمۃُ عَلَیھَا السّلام یَا اَنَس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم التراب"۵۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا؛ کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے ثابت سے انھوں نے انس سے، انکا بیان ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سخت ہو گئی تو آپ پر غشی طاری ہونے لگی۔ حضرت فاطمہؑ زہرا علیہا السلام آپ کی صاحبزادی نے یہ حال دیکھ کر فرمایا ہائے میرے بابا پر کیسی سختی کا وقت ہے آپ نے فرمایا بس آج ہی کا دن ہے اسکے بعد تیرے بابا پر کوئی سختی نہیں ہوگی۔ جب آپؐ کی وفات ہو گئی تو حضرت فاطمہ علیہا السلام یہ کہہ کر روئیں:

ہائے بابا آپ نے اپنے پروردگار کی دعوت کو قبول کر لیا۔

ہائے بابا آپ نے جنت الفردوس میں ٹھکانہ بنایا۔

ہائے بابا میں جبرئیل کو آپ کی وفات کی خبر سناتی ہوں۔

جب آپؐ دفن ہو چکے تو حضرت فاطمہ علیہا السلام نے انس سے کہا تم لوگوں نے یہ کیسے گوارا کیا کہ رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالو۔

ان جملوں سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دختر رسولؐ کو آنحضرتؐ کی وفات پر کتنا صدمہ تھا اور آپ کتنی متاثر تھیں۔

حضرت فاطمہ زہرا کا خلیفہ اوّل سے ترک کلام کرنا:

"حدثنا یَحییٰ بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شھاب عن عروہ عن عائشہ انّ فاطمۃ علیھا السّلام بنت النّبی صلی اللہ علیہ و سلم اَرْسَلَت اِلیٰ اَبی بکرٍ فَسَألَہُ میراثَھا مِن رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم مِمّا اَفَآءَ اللہُ عَلیہ بالمدینۃَ و فَدَک وَمَا بَقِیَ مِن خُمس خیبر فقال فقال ابو بکر انَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قَال لاَ نُوّرِثُ مَا ترکناہ صدقۃٌ انّما یَاکل آل محمّد صلی اللہ علیہ و سلم فی ھٰذا المال وَ انی وَاللہِ اغیر شَیأً مِن صَدقۃِ رَسُول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم عن حالھا التی کان عَلَیْھَا فِی عَھْدِ رَسولِ اللہ صلی اللہ علیہ و سلم و لاعْمِلَن فیھَا

بِمَا عَمِلَ به رَسُولُ الله صلی الله علیه وآله و سلم فَاَبیٰ ابو بکر اَنْ یَدْفَعَ اِلی فاطمةَ مِنهَا شَیأً فوجدتْ فاطمة علی ابی بکر فی ذالک فهَجَرته فَلَمْ تُکَلِّمه حتّٰی تَوفِّیت وَ عَاشَتْ بعد النّبی صلی الله علیه و سلم ستة اَشْهُرٍ فَلَمّا تَوَفَّیْت دَفَنَهَا زوجُها علیٍ لیلاً وَ لَم یُوذِن بها ابا بکر وَ صلّٰی علیهَا۔۔۔الخ"٦۔

حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ آنحضرتؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؑ نے کسی کو ابو بکر کے پاس بھیجا وہ آنحضرت کا ترکہ مانگتی تھیں۔ان مالوں میں سے جو اللہ نے آپ کو مدینہ اور فدک میں عنایت فرمائے تھے اور خیبر کے پانچویں حصے میں سے جو بچ رہا تھا۔ابو بکر نے جواب دیا کہ آنحضرتؐ نے یوں فرمایا ہے کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم مال چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ اس میں شک نہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کی اولاد اسی مال میں سے کھائیں گے اور میں تو آنحضرت کی خیرات اسی حال پر رکھوں گا جیسے آنحضرتؐ کی زندگی میں تھی اور جیسا آنحضرتؐ کیا کرتے تھے میں بھی ویسا کرتا رہوں گا۔جس جس کو آپ دیتے تھے میں بھی انھیں دیتا رہوں گا غرض کہ ابو بکر نے حضرت فاطمہؑ کو اس ترکہ میں سے کچھ بھی دینا منظور نہیں کیا اور حضرت فاطمہؑ کو ابو بکر پر غصہ آیا۔ انھوں نے ان کی ملاقات ترک کر دی اور مرتے دم تک ان سے بات نہیں کی وہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے زندہ رہیں جب انکی وفات ہوئی ان کے شوہر علیؑ نے رات ہی کو انھیں دفن کر دیا اور ابو بکر کو انکی وفات کی خبر نہ دی اور حضرت علیؑ نے ان پر نماز پڑھی۔

اس روایت میں چند نکات قابل غور ہیں۔اس روایت سے ثابت ہوا کہ حضرت فاطمہ زہرا (س) نے جس مال کا مطالبہ کیا تھا وہ مال بغیر جنگ کئے ہوئے خداوند عالم نے عطا فرمایا تھا وہ رسولؐ کا ذاتی مال تھا اس میں مسلمانوں کا کوئی حصہ نہیں تھا۔فدک بغیر جنگ کئے ہوئے یہودیوں نے رسول اکرمؐ کو ہدیہ کیا تھا اور حضورؐ نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ (س) کو عطا کر دیا لہٰذا یہ مال حضورؐ کی میراث سے جدا تھا۔

دوسری بات اگر حضورؐ نے یہ فرمایا تھا کہ ہم انبیاء وارث نہیں بناتے تو اس کا علم فاطمہ زہراؑ کو ہونا چاہئے تھا کیونکہ آپ ہی حضورؐ کی وارث ہونے والی تھیں اگر یہ قول درست ہوتا تو حضرت فاطمہ زہراؑ کو حضرت ابو بکر پر غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا اور غصہ بھی ایسا کہ صاحب خلق عظیم کی دختر نے ترک کلام کر لیا اور تا وفات حضرت ابو بکر سے کلام نہیں کیا۔ حضرت فاطمہ زہراؑ کے غصے سے ثابت ہے کہ فدک مال غنیمت سے جدا تھا ورنہ شہزادی اس طرح ناراضگی کا اظہار نہ فرماتیں۔

صحیح مسلم

حضرت فاطمہ زہر (س) تمام امت کی عورتوں کی سردار ہیں: ۷۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تمام بیویاں آپ کے پاس موجود تھیں۔ کوئی ایسی نہیں تھی جو موجود نہ ہو اتنے میں حضرت فاطمہؑ آئیں وہ اسی طرح چلتی تھیں جس طرح رسول اللہؐ چلتے تھے آپ نے جب اُن کو دیکھا تو مرحبا کہا اور فرمایا مرحبا میری بیٹی پھر انھیں اپنی داہنی طرف بیٹھایا اور انکے کان میں کچھ فرمایا وہ بہت روئیں۔ جب آپ نے یہ حال دیکھا تو دوبارہ انکے کان میں کچھ فرمایا وہ ہنسیں۔ میں نے ان سے کہا رسول اللہؐ نے خاص راز کی باتیں تم سے کیں پھر تم روئیں جب آپ کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے پوچھا رسول اللہؐ نے تم سے کیا فرمایا انھوں نے کہا میں آپ کا راز فاش نہیں کروں گی۔ جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے ان کو قسم دی اس حق کی جو میرا ان پر تھا اور کہا بیان کرو مجھ سے جو رسول اللہؐ نے تم سے فرمایا تھا۔ انھوں نے کہا ہاں اب میں بیان کردونگی پہلی مرتبہ آپؐ نے میرے کان میں فرمایا کہ حضرت جبرئیل ہر سال ایک بار یا دو بار مجھ سے قرآن کا دورہ کرتے اس سال انھوں نے دو بار دورہ کیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ میرا وقت قریب آگیا ہے تم اللہ سے ڈرتی رہو اور صبر کرنا میں تمہارا بہت اچھا پیش خیمہ ہوں یہ سنکر میں رونے لگی جیسا کہ آپ نے دیکھا تھا جب آپؐ نے میرا رونا دیکھا تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہ (س) تم راضی نہیں ہو اس بات سے کہ مومنین کی عورتوں یا امت کی عورتوں کی سردار ہو یہ سنکر میں ہنسی جیسا آپ نے دیکھا۔

امام نودی اس روایت کی تشریح میں فرماتے ہیں "اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتوں سے حضرت فاطمہ زہراؑ افضل ہیں بلکہ بعض علماء نے اگلی بھی سب عورتوں سے افضل قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ فاطمہ زہراؑ حضور اکرمؐ کا جزء ہیں ان کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی اور جمہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریم کے بعد سب سے افضل ہیں کیونکہ حضرت مریم کی شان میں اللہ فرماتا ہے "**واصطفکِ عَلٰی نِسٰاءِ العٰاَلَمِین**" سبحان اللہ حضرت کے اہلبیت علیہم السلام کا کتنا بڑا مرتبہ ہے۔ حضرت فاطمہ (س) اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سب جوانانِ جنت کے سردار ہیں اور حضرت علیؑ آپ کے بھائی ہیں دنیا اور آخرت میں۔

صحیح ترمذی

حضرت فاطمہ زہراؑ محبوب رسول اکرمؐ تھیں ۸

"**حَدَّثَنا ابراهیمُ بنُ سعیدِ الجَوْهَری قَال الْاَسْودُ بنُ عامرٍ جعفرِ الاَحْمر عَنْ عَبدِ الله بنِ عطا عن ابن بریده عن ابیه کَانَ اَحَبُّ النِّسَاءِ اِلَی رَسُولِ اللهِ (ص)فاطمةُ (س) وَمِن الرِّجالِ عَلِیٌّ (ع)**"۹۔

بریدہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ حضرت فاطمہ

زہراؑ محبوب تھیں اور مردوں میں حضرت علیؑ زیادہ محبوب تھے۔

حضرت صدیقہ طاہرہ جزو رسولؐ ہیں:

"قَالَ رسولُ اللہِ اِنّمَا فاطمۃُ بَضْعَۃٌ مّنِی یُوذِینی مٰا اٰذاھَا و یَنْصِبُنی مٰا اَنْصَبَھا"۱۰۔

فاطمہؑ میرا اجزء ہے جو چیز اسے اذیت دیتی ہے وہی مجھے تکلیف دیتی ہے جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اس سے مجھے تکلیف پہونچتی ہے۔

حضرت فاطمہ زہراؑ کی جنگ رسول اکرمؐ کی جنگ ہے

"حَدّثنَا سلیمانُ بنُ عبد الجبار البغدادی قال حدثنا علی بن قادم قال حدثنا اسباط بن نصر الھمدانی عن السدی عن صبیح مولی امّ سلمۃ عن زید بن ارقم انَّ رَسُولَ اللہِ صَلی اللہ و سلّم قَالَ لَعَلی وَ فَاطمۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَینِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ "۱۱۔

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہ زہراؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ سے فرمایا: جس سے تم لڑوگے اس سے میں لڑوں گا اور جس سے تم صلح کروگے اس سے میں صلح کروں گا۔

واقعہ حدیث کساء

"حَدّثنَا محمود بن غیلان قال حدثنا ابو احمد الزبیری قال حدثنا سفیان عن زبید عن شھر بن حوشب عن ام سلمہ اِنَّ النَّبِی جَلّلَ عَلَی الْحَسَنِ وَ الْحُسَینِ وَ علی وَ فَاطِمَۃَ کِساۤءً ثُمّ قَالَ اَللّھُمّ ھٰؤُلآءِ اَھْلُ بَیْتِی وَ خَاصّتِی اَذْھِبْ عَنھُم الرِّجْسَ وَطَھّرْھُمْ تَطْھِیْراً فَقَالَتْ اُمّ سَلْمَۃَ وَ اَنَا مَعَھُمْ یَارَسُولَ اللہِ قَالَ اِنّکِ عَلَی الْخَیْرِ"۱۲۔

ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ اللہ کے نبی نے حضرت فاطمہ زہراؑ حضرت علیؑ، حضرت حسنؑ، حضرت حسینؑ کو چادر میں لیکر فرمایا "اے اللہ! یہ میرے اہلبیت ہیں اور میرے خاص الخاص لوگ ہیں۔ ان سے نجاست کو دور رکھ اور ان کو پاک و پاکیزہ رکھ حضرت امّ سلمہ نے عرض کیا میں بھی انکے ساتھ ہوں آپ نے فرمایا تم خیر پر ہو۔

رسول اکرمؐ کا فاطمہ زہراؑ کی تعظیم کیلئے اٹھنا

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں حضرت رسول خداؐ کی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا (س) سے

بڑھکر عادات وخصائل، حسن خلق، وقار اور طور طریقہ میں رسول اللہؐ سے مشابہ اور اٹھنے بیٹھنے اور روش زندگی میں رسول اللہؐ کے مطابق کسی کو نہیں دیکھا یعنی حضرت فاطمہ زہراؑ ہر اعتبار سے رسول اللہؐ سے مشابہ تھیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ وہ جب رسول اللہؐ کے پاس آتی تھیں تو حضورؐ ان کے لئے اٹھ جاتے تھے۔ اُن کا بوسہ لیتے اور اپنے پاس بٹھاتے اور جب خود حضورؐ ان کے پاس جاتے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ جاتیں حضورؐ کا بوسہ لیتیں۔ جب رسولؐ اللہ بیمار ہوئے تو حضرت فاطمہ زہرا (س) گھر میں آئیں حضور پر اپنا سر جھکایا اور حضورؐ کا بوسہ لیا پھر سر اٹھا کر رو پڑیں۔ پھر حضور پر سر جھکا کر بوسہ لیا اور سر اٹھا کر ہنس پڑیں۔ فاطمہ (س) کے اس عمل پر حیرت ہوئی مگر جب رسولؐ اللہ کی وفات ہو گئی تو اس وقت میں نے ان سے دریافت کیا کیا وجہ تھی۔ آپ اس دن حضور پر سر رکھ کر رو پڑیں اور پھر ہنسیں انھوں نے فرمایا اس وقت راز فاش کرنا مناسب نہیں تھا مگر اب میں بتاتی ہوں کہ مجھے حضورؐ نے بتایا تھا میری وفات اسی مرض میں ہوگی یہ سنکر میں رو پڑی پھر حضورؐ نے فرمایا اہلبیت میں تم مجھ سے سب سے پہلے ملوگی تو میں ہنس پڑی۔ ۱۳؎

مذکورہ روایات کا جائزہ لینے سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام بخاری نے جن احادیث وروایات کا انتخاب کیا وہ قابل غور ہے۔ حضرت فاطمہ زہراؑ کے فضائل کے باب کا آغاز اس حدیث سے کیا کہ فاطمہ زہرا (س) اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ اس حدیث سے یہ بات بالاتفاق طے ہوئی کہ فاطمہ زہرا (س) خواتین جنت کی سردار ہیں۔ اس میں کسی طرح کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؑ جزء رسالت ہیں اور جو جزء ہوتا ہے وہی مظہر صفات کل ہوتا ہے۔ اس کا مطلب واضح ہے کہ شہزادۂ کونین رفتار وگفتار اخلاق وکردار میں حضور اکرمؐ کی ذات کا مظہر تھیں۔ اسی حدیث سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ فاطمہ زہراؑ کی ناراضگی حضرت رسول اکرمؐ کی ناراضگی ہے۔ جس کے بارے میں کوئی بھی مسلمان شک نہیں کر سکتا۔ تیسری روایت سے واضح ہے کہ آخری وقت میں صرف فاطمہ زہراؑ تھیں جن سے حضور نے گفتگو کی اور آپ کو سکون قلب حاصل ہوا۔ اس کے بعد امام بخاری نے حضور اکرمﷺ کی وفات حسرت آیات پر فاطمہ زہرا (س) کے غم والم کا تذکرہ کرتے ہوئے ان فقروں کو نقل کیا ہے۔ جس سے آپ کے کرب کا اظہار ہوتا ہے۔ بعد وفات رسول اکرمؐ صدیقہ طاہرہ کو ان کے حق سے محروم رکھا گیا جس کا آپ کو شدید صدمہ ہوا اور آپ نے حاکم وقت سے ترک کلام کر لیا اس کا ذکر بھی امام بخاری نے دو تین روایتوں میں کیا ہے۔

جہاں تک صحیح مسلم کی روایات کا سوال ہے تو امام مسلم نے دو تین روایات کے ذریعہ یہ ثابت کیا ہے کہ آخری وقت میں صرف فاطمہ زہرا (س) تھیں جن سے حضور اکرمؐ نے سرگوشی کرکے اپنے دل کی بات کہی۔ اس طرح صحیح ترمذی میں بھی مختلف روایات شہزادی کے بارے میں موجود ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ احادیث وروایات جنہیں علماء تشیع نقل کرتے ہیں اس وقت یہ کہا جاتا ہے کہ صاحب یہ تو علماء تشیع سے منقول روایات ہیں ہم نہیں مانتے۔ میری امت مسلمہ سے گزارش ہے کہ فضائل اہلبیت علیہم السلام میں کسی طرح کا اختلاف نہیں ہے۔ شیعہ وسنی علماء نے متفق ہو کر ان حضرات کے فضائل نقل کئے ہیں لہٰذا اس اتفاق کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم متحد ہو کر اہلبیت کے فضائل کو قبول کریں اور اپنی اپنی کتابوں میں نقل کریں تاکہ آنے والی نسلیں بھی فضائل اہلبیتؑ سے آشنا ہیں۔

حوالے:

۱۔ صحیح بخاری، ج ۲، ص ۴۵۰، پارہ ۱۴، کتاب المناقب
۲۔ صحیح بخاری، ج ۲، ص ۴۵۰، پارہ ۱۴، کتاب المناقب
۳۔ صحیح بخاری، ج ۲، ص ۴۵۱، پارہ ۱۴، کتاب المناقب
۴۔ صحیح بخاری، ج ۲، ص ۴۴۸، پارہ ۱۴، کتاب المناقب
۵۔ صحیح بخاری، ج ۲، پارہ ۱۸۔ کتاب المغازی
۶۔ صحیح بخاری، ج ۲، پارہ ۷، کتاب المغازی،
۷۔ صحیح بخاری، ج ۶، ص ۱۰۰، باب فضائل فاطمۃ الزہرا
۸۔ صحیح مسلم، ج ۶، باب فضائل فاطمہ زہرا (س)
۹۔ صحیح ترمذی، ج ۲، ص ۳۹۴، باب فاطمۃ الزہرا
۱۰۔ صحیح ترمذی، ج ۲، ص ۳۹۴، باب المناقب فاطمۃ الزہرا
۱۱۔ صحیح ترمذی، ج ۲، ص ۳۹۴، باب المناقب فاطمۃ الزہرا
۱۲۔ صحیح ترمذی، ج ۲، ص ۳۹۴، باب المناقب فاطمۃ الزہرا
۱۳۔ صحیح ترمذی، ج ۲، ص ۳۹۴، باب المناقب فاطمۃ الزہرا